# ابراھیم - الحجر

یہ دونوں سورتیں اپنے مضمون کے لحاظ سے توام ہیں۔ پہلی سورہ میں جس چیز کے لیے قریش کو تنبیہ و تہدید ہے، دوسری میں اُسی کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ مطمئن رہو، یہ قرآن بجاے خود ایک واضح حجت ہے، یہ نہیں مانتے تو انھیں اِن کے حال پر چھوڑو، وہ وقت اب جلد آنے والا ہے، جب یہ آرزوئیں کریں گے کہ اے کاش، ہم نے یہ رویہ اختیار نہ کیا ہوتا۔

دونوں کا موضوع وہی انذار و بشارت ہے جو پچھلی سورتوں سے چلا آرہا ہے۔ اتنا فرق، البتہ ہوا ہے کہ نتائج کا بیان زیادہ صریح ہو گیا ہے اور فہمایش تنبیہ، ملامت اور زجر و توبیخ میں تبدیل ہو گئی ہے۔

دونوں سورتوں میں خطاب اصلاً قریش ہی سے ہے اور اِن کے مضمون سے واضح ہے کہ ام القریٰ مکہ میں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کے مرحلۂ اتمام حجت میں نازل ہوئی ہیں۔

---

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# سورة ابراهيم

(۱)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الٓرٰ كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ﴿۱﴾ اللّٰهِ الَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ

―― ۱ ――

اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے، جس کی شفقت ابدی ہے۔

یہ سورۂ 'الٓرٰ' ہے[۱]۔ یہ کتاب ہے جو ہم نے تمھاری طرف اتاری ہے، اِس لیے کہ تم لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آؤ[۲]، اُن کے پروردگار کے اذن سے[۳]، اُس خدا کے راستے کی طرف جو زبردست ہے، اپنی ذات میں آپ محمود ہے[۴]۔ وہی اللہ کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، سب اُسی کا

---

۱؎ اِس نام کے معنی کیا ہیں؟ اِس کے متعلق ہم نے اپنا نقطۂ نظر سورۂ بقرہ (۲) کی آیت ۱ کے تحت تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

۲؎ اصل میں 'ظُلُمٰت' اور 'نُوۡر' کے الفاظ آئے ہیں۔ اِن میں 'نُوۡر' واحد اور 'ظُلُمٰت' جمع ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ گمراہی ہزار راستوں سے آتی ہے، مگر ہدایت کا راستہ ایک ہی ہے جسے قرآن صراط مستقیم سے تعبیر کرتا ہے۔

۳؎ یہ اِس لیے فرمایا ہے کہ ہدایت کی توفیق خدا کے اذن سے ملتی ہے اور یہ اذن اُنھی لوگوں کو حاصل ہوتا ہے جو



www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

وَوَيۡلٌ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡ عَذَابٍ شَدِيۡدِ ﴿۲﴾ الَّذِيۡنَ يَسۡتَحِبُّوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا
عَلَى الۡاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا اُولٰٓئِكَ فِيۡ ضَلٰلٍۭ
بَعِيۡدٍ ﴿۳﴾ وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ
يَّشَآءُ وَيَهۡدِيۡ مَنۡ يَّشَآءُ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۴﴾

---

ہے۔ (سو) اُن کے لیے جو (اِس کتاب کے) منکر ہیں، ایک عذاب شدید کی تباہی ہے۔ (اُن کے لیے) جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں اور خدا کے راستے سے روکتے ہیں اور اُس میں ٹیڑھ پیدا کرنا چاہتے ہیں[5]۔ یہ لوگ بہت دور کی گمراہی میں ہیں۔ (اِن کے لیے یہ کتاب اِن کی زبان میں اتاری گئی ہے) اور (ہمارا طریقہ یہی ہے کہ) ہم نے جو رسول بھی بھیجا ہے، اُس کی قوم کی زبان میں بھیجا ہے، اِس لیے کہ وہ اُنھیں اچھی طرح کھول کر سمجھا دے۔ پھر اللہ جس کو چاہتا ہے، (اپنے قانون کے مطابق[6]) گمراہ کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے، ہدایت دیتا ہے۔ وہ زبردست ہے، بڑی حکمت والا ہے۔ ۱-۴

---

اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کر دیتے ہیں۔

۴؎ چنانچہ وہی سزاوار ہے کہ اُس سے ڈرا جائے اور وہی حق دار ہے کہ اُس کی حمد کی جائے اور اُس سے امیدیں باندھی جائیں۔

۵؎ یعنی اُس کو خدا کے بجائے اپنے ٹھیرائے ہوئے معبودوں کی طرف موڑ دینا چاہتے ہیں۔

۶؎ یعنی اپنے اِس قانون کے مطابق کہ جو ہدایت کے مستحق ہیں، اُنھیں ہدایت دی جائے اور جو گمراہی چاہتے ہیں، اُنھیں اُسی کے اندھیروں میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیا جائے۔

[باقی]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com